دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

سلسلۂ تعلیمات مخدوم جہاں

مخدوم جہاں اور خدمتِ خلق

(مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری رحمہ اللہ کی تعلیمات سے خدمت خلق کا درس)

تالیف:

ناصر منیری

ناشر:

منیری فاؤنڈیشن، دہلی

رابطہ نمبر:9654812767،8178180399،7499340533

ای-میل:nasirmaneri92@gmail.com

نام کتاب : **مخدومِ جہاں اور خدمتِ خلق**

(مخدوم یحییٰ منیری علیہ الرحمہ کی تعلیمات سے خدمت خلق کا درس)

تالیف : **ناصرؔ منیری**

پروف ریڈنگ : منیری

کمپوزنگ : منیری کمپیوٹر، تغلق آباد، نئی دہلی

اشاعت : ربیع الاول 1440ھ/نومبر 2018ء بموقع عید میلاد النبی ﷺ

صفحات : 80

ناشر : **منیری فاؤنڈیشن،** تغلق آباد (نئی دہلی)

Book: Makhdoom E Jahan Aor Khidmat E Khalq (Makhdoom Yahya Maneri AlaihirRahmah Ki Talimaat Se Khidmat E Khalq Ka Dars)

Author : Nasir Maneri

Publisher: Maneri Foundation, Delhi

Cell: 9654812767, 8178180399,7499340533

Email: nasirmaneri92@gmail.com

اجمالی فہرست

خدمت خلق---تعارف واقسام

خدمت خلق---ضرورت واہمیت

خدمت خلق---قرآن کی روشنی میں

خدمت خلق---حدیثوں کی روشنی میں

خدمت خلق اور مخدوم جہاں

ابتدائیہ

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہُدیٰ کا کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

وہی دوست ہے خالق دوسرا کا خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

ایک اچھا انسانی معاشرہ آپسی مدد، خیر خواہی اور خدمت خلق کی بنیادوں پر ہی قائم ہو سکتا ہے۔ جس سماج میں کم زوروں کی مدد، لاچاروں کی حمایت اور اور غم زدوں کی غم گساری نہ کی جاتی ہو وہ کبھی ترقی و خوش حالی کی منزلیں نہیں طے کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو کم زوروں کی مدد، لاچاروں کی حمایت، غم زدوں کی غم گساری کی تعلیم دی ہے۔

ماہر سماجیات کے مطابق انسان ایک سماجی و معاشرتی مخلوق ہے، وہ تمدن اور Civilization کے بغیر اس دنیا میں زندگی نہیں گذار سکتا، اس کے تمام تر مسائل اور ان کا حل، اس کے دکھ درد اور ان کا مرہم، اس کے مصائب اور ان کا مداویٰ، اس کی ضروریات اور ان کی تکمیل صرف اور صرف سماج اور معاشرے میں موجود دوسرے انسانوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ہزار صلاحیتوں اور مال و دولت کی بے پناہ فراوانی کے باوجود بھی اگر کوئی شخص دنیا و مافیہا سے صرف نظر کر کے خلوت نشیں ہو جائے، یا اپنے خول میں بند ہو کر زندگی گذارتا رہے، تو عام طور پر ایسے شخص کو کوئی مخلص ہم نوا و سچا رازداں نہیں ملتا، اور اگر کبھی ایسا شخص سفاک زمانے کی بے رحم ستم ظریفی کا شکار ہو جائے، یا بحر حوادث میں ڈوبنے لگ جائے تو اس کو کنارے تک پہنچنے کے لیے کشتیاں نہیں ملتیں، اور اگر مل بھی جائیں تو بادباں نہیں ملتے۔

لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی ذات کی فکر ہی کی طرح اور اپنے مسائل وضروریات کے حل ہی کی طرح معاشرہ اور سماج میں موجود دوسرے انسانوں کی ضروریات و مسائل کو حل کرنے کی بھی فکر کرے، معاشرے میں موجود محتاجوں ونا داروں اور تنگ دستوں و تہی دستوں کی ہمدردی و خیر خواہی میں اپنا مال، آرام اور وقت صرف کر کے ان کی راحت رسانی کا کام کرے، یہی وہ کام ہے جس کو خدمت خلق کہا جاتا ہے، اور اس طرح کے رفاہی کاموں کی اہمیت و افادیت کو دنیا کے تمام مذاہب و مکاتب فکر کے نزدیک اور ہر وقت اور ہر زمانہ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ چناں چہ رسالت مآب ﷺ کی بعثت مبارکہ سے قبل بھی زمانۂ جاہلیت میں عربوں کی فراخدلی و مہمان نوازی کے واقعات آج بھی معروف وزبان زدِ عام ہے۔

باب اول

خدمت خلق---تعارف واقسام

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

خدمت خلق کی تعریف

خدمت خلق ایک جامع تصور ہے۔اس کی گہرائی میں جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔خلق کے اندر روے زمین پر رہنے والے ہر جان دار کا اطلاق ہوتا ہے اور ان سب کی حتی الامکان خدمت کرنا، ان کا خیال رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ان کے ساتھ بہتر سلوک و برتاو کی ہدایت اللہ پاک نے بھی دی ہے اور رسول پاک ﷺ کی تعلیمات بھی اس سلسلے میں تاکید کرتی ہیں، دین میں خدمت خلق کے مقام کو سمجھنے سے اس کے وسیع تر مفہوم کو سمجھنا آسان ہوجائے گا۔

خدمت خلق کے لغوی واصطلاحی معنی

خدمت خلق کے لغوی معنی مخلوق کی خدمت کرنا ہے، جب کہ اصطلاح شرع میں رضاے الٰہی کے حصول کے لیے جائز امور میں اللہ کی مخلوق کا تعاون کرنا خدمت خلق کہلاتا ہے، خدمت خلق محبت الٰہی کا تقاضہ، ایمان کی روح اور دنیا وآخرت کی سرخ روئی کا ذریعہ ہے۔

خدمت خلق کی مختلف قسمیں

خدمت خلق کسی ایک صورت میں محدود نہیں ہے بلکہ اس کی بے شمار صورتیں ہیں۔جن میں سے چند یہ ہیں۔

- کسی کی کفالت کرنا۔
- کسی کو تعلیم دینا۔
- کوئی ہنر سکھانا۔
- علمی سرپرستی کرنا۔
- تعلیمی ورفاہی ادارہ قائم کرنا۔
- کسی کے دکھ درد میں شریک ہونا۔
- پیار و محبت کے ساتھ اچھے اسلوب میں بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔
- اپنے کارو بار اور زراعت وغیرہ میں کسی دوسرے کو شریک کرنا۔
- کسی کو اچھا و نیک مشورہ دیناجس سے مشورہ کرنے والے کا بھلا ہو۔
- کسی بیمار کا علاج کرادینا۔
- کسی بھوکے پیاسے کو کھانا کھلادینا و پانی پلادینا۔
- کسی غریب کی مادی و معاشی مدد کردینا۔
- یتیموں و غریبوں کی شادی کرادینا۔اسباب فراہم کردینا وغیرہ
- کسی حاجت مند کو بنا سود کے قرض دینا۔
- کوئی سامان کچھ مدت کے لیے ادھار دینا۔

- کسی کو تعلیم دلا دینا۔
- ننگے بدن کو لباس فراہم کرنا۔
- درخت اور پودا لگا دینا جس سے انسان و حیوان فائدہ اٹھائیں۔
- کسی زخمی کی مدد کر دینا۔
- کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتادینا۔
- کسی مسافر کی مدد کر دینا۔
- کسی کی جائز سفارش کے ذریعہ کوئی مسئلہ حل کر دینا۔
- کسی کا کام کرنے کے لیے اس کے ساتھ جانا۔
- کسی کو گاڑی کے ذریعہ اس کے گھر یا منزل مقصود تک پہونچا دینا۔
- اپنے کام کے ساتھ دوسرے کا بھی کام کر دینا۔مثلا اپنا سامان خریدنے گئے دوسرے کا سامان بھی لیتے لا لیے۔
- کسی مظلوم کا حق دلا دینا۔
- راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا۔

اور ان جیسے دوسرے امور خدمت خلق کی مختلف راہیں ہیں۔

کسی کے ساتھ اچھا برتاو بھی خدمت خلق ہے

خدمت خلق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ایک موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: من لا یرحم لا یرحم (بخاری ،کتاب الادب) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا ہے۔ اس ارشاد میں نہایت متاثر انداز میں مخلوق پر رحم کرنے اور انسانوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا برتا کرنے کی ترغیب دی گئ ہے۔یہ اسلام کی رحمت عام ہے جس کی تعلیم رحمتہ للعالمین نے دی ہے ،انسان انسان ہونے کی حیثیت سے ہمدردی کا مستحق ہے،خواہ اس کا تعلق کسی قوم اور مذہب سے ہو، خدا کی رحمت کے مستحق وہی لوگ ہیں جو اس کی مخلوق کے حق میں مہربان ہوتے ہیں۔لیکن جن کا برتاو مخلوق کے ساتھ ظالمانہ ہوتا ہے وہ یہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت کے مستحق نہیں ہیں۔لہٰذا جو لوگ انسانیت کے رشتے کو کاٹیں گے اللہ پاک ان سے اپنی رحمت کے رشتہ کو کاٹے گا۔

کسی کو گناہ سے بچانا بھی خدمت خلق ہے

خدمت خلق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ لوگوں کو جہنم کے عذاب سے بچایا جائے۔ اگر کسی کا گھر جل رہا ہو اور اس کو بچایا جائے تو یہ خدمت خلق ہے، اور اگر موت کے بعد وہ آگ میں گرنے والا ہو اور اس کو بچایا جائے تو کیا یہ خدمت خلق نہیں ہے؟ یقینایہ بھی خدمت خلق ہے۔گویا مومن کی پوری زندگی چاہے وہ دعوتی نوعیت کی ہو، امدادی نوعیت کی ہو ،خیر خواہانہ ہو سب کچھ اس خدمت کے زمرے میں آتا

ہے۔لیکن اس وقت امت کا سواد اعظم صرف مالی تعاون کو خدمت خلق سمجھتا ہے۔اس کو یہ نہیں معلوم کہ مالی تعاون ضروری تو ہے لیکن اگر ہم اس کے ساتھ انسانوں کی ابدی کامیابی میں تعاون نہ کریں، ان کو آگ میں جلنے سے نہ روکیں تو ہم سے اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا، دریافت کیا جائے گا۔

دوسروں کو خیال رکھنا بھی خدمت خلق ہے

خدمت خلق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ایک آدمی مال سے خالی ہاتھ تو ہو سکتا ہے لیکن وہ دل سے دوسروں کا خیال رکھ سکتا ہے یہ بھی بہت بڑی خدمت ہے۔آپ کی زبان سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے، جب بھی بولیں بھلی بات بولیں، دوسروں کا برا نہ سوچیں، ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں، لوگوں سے مسکرا کر ملیں یہ سب انسانوں کی خدمت میں شامل ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

"المسلم من سلم المسلمون من لسانه و یده"

مسلم وہ ہے جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بے سہارا انسانوں پر مال خرچ بھی خدمت خلق ہے

خدمت خلق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ بے سہارا لوگوں کی مدد کی جائے۔ اسلام میں مال کو جمع کر کے رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور مال جمع کر کے رکھنے والو ں کے لیے تبا ہی وبر با دی کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ انسانی ہمدردی کا بھی تقاضہ ہے کہ اپنے جیسے بے سہارا انسانوں پر اپنا مال خرچ کیا جائے۔اس کے لیے ضروری نہیں کہ آدمی بہت مال دار ہو ۔تھوڑا مال ہو تب بھی اس طرح کی خدمت انجام دی جاسکتی ہے۔کیوں کہ اللہ ہر ایک کی استطاعت سے بخوبی واقف ہے۔ وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔اور اللہ کے نزدیک نیتوں ہی پر نیکیاں ہیں۔ایک حدیث میں ہے:

"ان اللہ لا ینظرالی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم۔"

اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے اعمال اور دلوں کو دیکھتا ہے۔

اپنی صلاحیتوں سے کسی کو فائدہ پہنچانا بھی خدمت خلق ہے

خدمت خلق کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ انسان اپنی صلاحیت ،طا قت وقوت راہ خدا میں لگائے، اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں اور حالات کے لحاظ سے وہ بدلتی بھی رہتی ہیں۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا :اگر اندھے کو راستہ نہیں ملتا،تم نے اسے راستہ بتا دیا تو یہ بھی خدمت ہے۔راستے سے تکلیف دہ چیز کوہٹانا بھی صدقہ ہے۔اس طرح کے

بے شمار مواقع قدم قدم پر آتے رہتے ہیں ضرورت بس دل کی رضامندی کی ہے، نیت کی درستگی کی ہے ،اور اللہ پر پختہ ایمان کی ہے۔

اجتماعی طور پر خدمات انجام دینا خدمت خلق کی اعلی مثال ہے

خدمت خلق اجتماعی طور پر انجام دی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ قرآن کریم میں اجتماعی کاموں کو ترجیح دی گئی ہے۔ رسول پاک ﷺ نے بھی امت کو مجتمع رہنے کی تاکید کی ہے۔ اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں جماعت کی نماز کو درجہ افضل قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں ہمیں بتاتی ہیں کہ اگر خدمت خلق کا فریضہ بھی ایک نظم اور اجتماعیت کے ساتھ ہو تو وہ بھی نہایت اچھے طور سے انجام پائے گا۔ کیوں کہ اجتماعی کاموں میں ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جلداز جلد پورے ہوتے ہیں، سسٹم اور نظم کے تحت ہوتے ہیں۔

باب دوم

خدمت خلق---ضرورت واہمیت

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

انسان ایک سماجی مخلوق ہے اس لیے سماج سے الگ ہٹ کر زندگی نہیں گذار سکتا، اس کے تمام تر مشکلات کا حل سماج میں موجو دہے، مال ودولت کی وسعتوں اور بے پناہ صلاحیتوں کے باوجود انسان ایک دوسرے کا محتاج ہے، اس لیے ایک دوسرے کی محتاجی کو دور کرنے کے لیے آپسی تعاون، ہمدردی، خیر خواہی اور محبت کا جذبہ سماجی ضرورت بھی ہے۔

مذہب اسلام چوں کہ ایک صالح معاشرہ اور پر امن سماج کی تشکیل کا علم بردار ہے، اس لیے مذہب اسلام نے ان افراد کی حوصلہ افزائی کی جو خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو، سماج کے دوسرے ضرورت مندوں اور محتاجوں کا درد اپنے دلوں میں سمیٹے، تنگ دستوں اور تہی دستوں کے مسائل کو حل کرنے کی فکر کرے،اپنے آرام کو قربان کرکے دوسروں کی راحت رسانی میں اپنا وقت صرف کرے۔

کمال یہ ہے کہ اسلام نے خدمت خلق کے دائرہ کار کو صرف مسلمانوں تک محدود رکھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ غیر مسلموں کے ساتھ بھی انسانی ہمدردی اور حسن سلوک کو ضروری قرار دیا، روایتوں کے مطالعہ سے پتہ چلتاہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جہاں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا وہیں تمام مخلوق کو اللہ کا کنبہ بھی قرار دیا، اس سے انسانیت کی تعمیر کے لیے آپسی ہمدردی، باہمی تعاون اور بھائی چارے کی وسیع ترین بنیادیں فراہم ہوئی ہیں،

پڑوسی کے حقوق کی بات ہو یا مریضوں کی تیمارداری کا مسئلہ،غربا کی امداد کی بات ہو یا مسافروں کے حقوق کا معاملہ، اسلام نے رنگ ونسل اور مذہب وملت کی تفریق کے بغیر سب کے ساتھ یکساں سلوک کو ضروری قرار دیا،

حیرت ہے ان لوگوں پر جنھوں نے مذہب اسلام کی من گھڑت تصویر پیش کرتے ہوئے یہاں تک کہاکہ اسلام میں خدمت خلق کا کوئی جامع تصور موجود نہیں ہے، بلکہ اسلام نے مسلمانوں کو اس بات کا پابند بنایا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرے، حالاں کہ مذہب اسلام نے بنیادی عقائد کے بعد خدمت خلق کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے،

قرآن مجید کے مطابق تخلیق انسانی کا مقصد بلاشبہ عبادت ہے،لیکن عبادت سے مراد محض نماز ،روزہ ،حج وزکوۃ نہیں ہے بلکہ عبادت کا لفظ عام ہے جو حقوق اللہ کے

ساتھ ساتھ حقوق العباد کو بھی شامل ہے، علامہ رازیؒ نے عبادت کی تفسیر کرتے ہوئے ایک جگہ لکھاہے کہ پوری عبادت کا خلاصہ صرف دوچیزیں ہیں ایک امر الہی کی تعظیم اور دوسرے خلق خداپر شفقت،

علامہ رازیؒ کی یہ بات دل کو چھو لینے والی اور بہت صحیح ہے، علم حدیث سے واقفیت رکھنے والے علماء جانتے ہیں کہ فرامین نبوی کے ایک بڑے حصہ کا تعلق حقوق العباد اور خدمت خلق سے ہے،طول کلامی سے اجتناب ان روایتوں کے تذکرہ کی اجازت نہیں دیتا ورنہ سینکڑوں روایتیں ذکر کی جاسکتی ہیں، تاہم چند مشہوراحادیث کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتاہے،

(۱)تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(۲)تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس سے لوگوں کو نفع پہونچے،

(۳)قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتاہے۔

مذکورہ روایتوں سے جہاں خدمت خلق کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے وہیں یہ بات بھی صاف ہوجاتی ہے کہ مذہب اسلام خدمت خلق کے دائرہ کار کو کسی ایک فرد یا چند جماعتوں کے بجائے تمام افراد امت پر تقسیم کردیا ہے، غریب ہو ،امیر ہو یا بادشاہ وقت ہر شخص اپنی استطاعت کے بقدر خدمت خلق کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے،

رسول پاک ﷺ اور خدمت خلق

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے خدمت خلق کی محض زبانی تعلیم نہیں دی بلکہ آپ ؐ کی عملی زندگی خدمت خلق سے لبریز ہے، سیرت طیبہ کے مطالعہ سے پتہ چلتاہے کہ بعثت سے قبل سے آپ ﷺ خدمت خلق میں مشہور تھے، بعثت کے بعد خدمت خلق کے جذبہ میں مزید اضافہ ہوا، مسکینوں کی دادرسی ،مفلوک الحال پر رحم وکرم ،محتاجوں ،بے کسوں اورکمزورں پر مدد آپ کے وہ نمایاں اوصاف تھے جس نے آپ کو خدا اور خلق خدا سے جوڑ رکھا تھا، حلف الفضول میں شرکت ،غیر مسلم بڑھیا کی گٹھری اٹھاکر چلنا، فتح مکہ کے موقع سے عام معافی کا اعلان اور مدینہ منورہ کی باندیوں کا آپ ﷺ سے کام کروالینا اس کی روشن مثالیں ہیں، آپ ﷺ کے اصحاب رضوان اللہ علیھم بھی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھے،

صحابۂ کرام اور خدمت خلق

حضرت ابو بکرؓ کا تلاش کرکے غلاموں کو آزاد کرانا ،حضرت عمرفاروقؓ کا راتوں کو لباس بدل کر خلق خدا کی دادرسی کے لیے نکلنا ،حضرت عثمانؓ کا پانی فروخت کرنے والے یہودی سے کنواں خرید کر مسلم وغیر مسلم سب کے لیے وقف کردینا تاریخ کے مشہور واقعات میں سے ہیں، انصار کا مہاجرین کے لیے بے مثال تعاون بھی اسی زمرہ میں آتاہے، خدمت خلق کا یہ جذبہ مذکورہ چند صحابہ کرام میں ہی منحصر نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ کے تمام اصحاب کا یہی حال تھا، انہوں نے رسول ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے نظام مصطفی کی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کیں، اپنے کردار سے سماجی فلاح

وبہبود اور خدمت خلق کا وہ شاندار نقشہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ کردیا جس کی نظیر دنیا کا کوئی نظام حیات پیش نہیں کرسکتا، یہ ملت اسلامیہ کی بد قسمتی ہے کہ اس نے نماز ،روزہ ،زکوۃ اور حج کو عبادات کا حدود اربعہ سمجھ رکھا ہے اور معاشرت ،معاملات اور اخلاقیات کو مذہب سے باہر کردیا ہے، حالاں کہ یہ بھی دین کے اٹوٹ حصے ہیں۔

اس وقت اسلام دشمن میڈیا اسلام اور مسلمانوں کی من موہنی تصویر کو جن جھوٹے و غلط پروپیگنڈوں کے ذریعے مسخ کرنے کی سعئ نامشکور کر رہا ہے ان ہی میں ایک یہ کذب بیانی بھی ہے کہ اسلام ایک ایسامذہب ہے جس میں بین الانسانی فلاح وبہبود، خدمت انسانیت اور رفاہ عام کا کوئی جامع اور مستقل نظام موجود نہیں ہے۔ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ اسلام ایک ایسا دینِ فطرت ہے جس میں بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت کے بعد اگر کسی چیز کی سب سے زیادہ اور بہت تاکید کے ساتھ تعلیم دی گئی ہے تووہ حقوق العباد ہے۔اس نے خدمت خلق اور فلاح وبہبود کے کاموں کی نہ صرف تحسین کی بلکہ اس کو عبادت کا درجہ دیا، اور معاشرے میں موجو د محتاج، نادار، تنگدست، تہی دست، یتیم ویسیر ، مسافرو غریب الوطن اور مفلوک الحال افراد کی دلجوئی اور دادرسی کو ایک مسلمان کی رحانی بلندی کا ذریعہ قرار دیا، اور یہ تو ایک واضح اور تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے اپنے حلقہ بگوشوں کی باطنی کوتاہیوں کے ازالہ کے لیے سماج میں موجود ناداروں ، محتاجوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کو کفارہ کی حیثیت سے پیش کیا۔

وہ دین جس کی اساس اور بنیاد عقیدہ توحید پر قائم ہے اور جو خدا لیے وحدہ لاشریک لہ کی وحدانیت میں اتنا حساس ہے کہ اس نے ہر اس عمل کو ناپسند و ناجائز قرار دیا ہے جس سے ذرہ برابر بھی عقیدۂ توحید پر آنچ آتی ہو، اور جو پوری وضاحت اور تاکید کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، اس کی کوئی اولاد نہیں ، اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا

(قل ہو اللہ احد، اللہ الصمد، لم یلد ولم یؤلد ولم یکن لہ کفوًا احد)، وہی دین اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے

اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَيَالُ اللّٰہ ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَي اللّٰهِ اَنْفَعُهُمْ لِعَيَالِهِ

ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے اور خدا کے نزدیک سب سے محبوب ترین شخص وہ ہے جو اس کے کنبے کے لیے زیادہ سے زیادہ نفع رساں ہو۔ نیز فرمایا

خیر الناس من ینفع الناس

سب سے بہتر انسان وہ ہے جس سے دوسرے انسانوں کوزیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

خود رسالت مآب ﷺ کی پوری زندگی خدمت خلق کا اعلیٰ نمونہ تھی، نبوت سے قبل آپ ﷺ سماج اور معاشرہ میں خدمت خلق ، محتاجوں ومسکینوں کی دادرسی، یتیموں سے ہمدردی، پریشاں حالوں کی مدد اور دیگر بہت سارے رفاہی کاموں

کے حوالے سے معروف تھے، اور نبوت سے سرفرز کلیے جانے کے بعد تو پوری انسانیت اور تمام نوع انسانی جس طرح آپ کے احسانات کے زیر بار ہے اس کو شمار ہی نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم دو تین مثالیں بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں۔

آپ کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ کی لونڈیاں آکر کہتیں یا رسول اللہ ہمارا یہ کام کردیجیے وہ کام کردیجیے، اور آپ ﷺ اسی وقت کھڑے ہوجاتے اوروہ کام کرتے۔ ایک دن آپ نماز کے لیے کھڑے ہوچکے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ کا دامن پکڑ کر کہنے لگا "میرا کچھ کام رہ گیا ہے، ایسا نہ ہو کہ میں وہ کام بھول جاؤں، اس لیے آپ پہلے میرا وہ کام کردیجیے" رسالت مآب ﷺ نماز چھوڑ کراس دیہاتی کے ساتھ مسجد سے باہر تشریف لے آئے اور اس کے کام یا ضرورت کو پورا کرکے پھر نماز ادا فرمائی۔

ایک مرتبہ ملک حبش سے شہنشاہ نجاشی کے کچھ مہمان دربار نبوی میں آئے تو رسالت مآب ﷺ بذاتِ خود ان کی خاطر و دل جوئی اور مہمان نوازی میں لگ گئے، جاں نثار صحابۂ کرام کہنے لگے، یا رسول اللہ ہم خدام خدمت کے لیے حاضر ہیں آپ زحمت نہ فرمائیں لیکن آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھیوں (مہاجرینِ حبشہ) کی خدمت کی ہے اس لیے ان کی خدمت میں خود کروں گا۔

صحابہ کرام کی زندگیاں بھی رسول پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کا پرتو اور آئینہ تھیں، ہر وہ کام جس کو رسالت مآب ﷺ نے کیا یا جو اعمال آپ کو پسند تھے، صحابہ کرام کے نزدیک وہ کام اور وہ اعمال ان کی اپنی زندگیوں سے بھی زیادہ عزیز ہوا کرتے تھے، چناں چہ خدمت خلق کا جذبہ بھی ان کی زندگیوں میں پوری آب و تاب کے ساتھ موجود تھا۔

حضرت عمر اور خدمت خلق کا جذبہ

حضرت عمر فاروق کا معمول مبارک تھا کہ آپ راتوں کی خاموشی میں لباس بدل کر (تاکہ پہچانے نہ جائیں) مدینہ کا گشت فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ اسی طرح گشت فرمارہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ ایک عورت چولہا جلالیے ہانڈی پکارہی ہے اور اس کے قریب بیٹھے اس کے بچے رو رہے ہیں، آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا بات ہے یہ بچے کیوں اس قدر رولیے جارہے ہیں؟ اس عورت نے جواب دیا، کیا کہوں، کئی دنوں سے ان بچوں کو کھانا نہیں ملا ہے، بھوک کی شدت سے بے حال ہو کر رولیے جارہے ہیں اور میں نے جلتے چولہے پر ہانڈی میں پانی چڑھادیا ہے، اور انہیں بہلا رہی ہوں، تاکہ یہ کسی طرح بہل کر سوجائیں، سنا ہے عمر بن خطاب امیر المومنین ہے لیکن وہ بھی تو ہماری کوئی خبر گیری نہیں کرتا، اس کا اور ہمارا فیصلہ تو اللہ کے ہاں ہوگا۔ حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی بندی عمر کو تمہارے حال کی کیا خبر؟ کیا تم نے عمر کو اپنے حالات کی اطلاع دی؟ اس عورت نے کہا: سبحان اللہ! ہمیں عمر کو

اپنے حالات سے باخبر کرنے کی کیا ضرورت ہے ، اللہ نے اس کو ہمارا ذمہ دار بنایا ہے، یہ اس کا کام ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں اور اپنی رعایا کی خود خبر گیری رکھے۔عورت کی یہ باتیں سن کر عمر فاروق کانپ اٹھے ، اسی وقت بیت المال کی طرف نکل کھڑے ہوئے، بیت المال کا دروازہ کھلوایا ، اور کھانے پکانے کی کچھ چیزیں نکال کر اپنی پشت مبارک پر لادا اور سیدھے اس عورت کے مکان کی طرف چل دیلیے۔آپ کے غلام اسلم نے کہا : امیر المومنین آپ تکلیف نہ فرمائیں ، باربرداری کے لیے یہ غلام حاضر ہے ، آپ نے فرمایا : آج تو تم میرا بوجھ اٹھا لوگے لیکن کل قیامت کے دن کون میرا بوجھ اٹھالیے گا؟ اور اسی طرح آپ متاع خورد ونوش سے لدے پھندے اس عورت کے مکان پر پہنچے، عورت کو گوندھنے کے لیے آٹا دیا اور خود چولہے میں پھونکیں مار کر اس کو جلانے لگے، دھواں آنکھوں میں بھر بھر جاتا مگر آپ آگ دہکاتے رہے۔ آخر کھانا تیار ہوگیا ، حضرت عمر نے اپنے ہاتھوں سے ان بچوں کو کھلایا، بچوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ، اور پھر آسودگی کے بعد مارے خوشی کے اچھلنے کودنے لگے، حضرت عمر اس عورت کے آئندہ کے لیے کچھ انتظام فرما کرجب رخصت ہونے لگے تو اس عورت نے آپ کوخوب دعائیں دیں اور فرط مسرت سے یہ کہنے لگی: سچ کہتی ہوں ، امیر المومنین بننے کے قابل تو تم ہو، کوئی عمر نہیں۔۔۔

حضرت عمر فاروق کے اس واقعہ کو میں نے محض ایک نمونے کے طور پر پیش کیا ہے ورنہ صحابہ کرام کی خدمت خلق اور رفاہی کاموں کا تو ایک لا متناہی سلسلہ ہے،

حضرت ابوبکر صدیق کا تلاش کر کر کے غلاموں کو آزاد کرنا، رات کی تاریکی میں بوڑھوں اور معذوروں کے کام کاج کردینا، حضرت عثمان کا اس یہودی سے جو پانی فروخت کیا کرتا تھا کنواں خرید کر مدینہ کے مسلم و غیر مسلم سب کے لیے وقف کردینا، قحط کے زمانہ میں اپنے چالیس اونٹوں کا غلہ مستحقوں میں تقسیم کرادینا اور اسی طرح دیگر تمام صحابہ کرام کی کتاب زندگی کے صفحات خدمت خلق و رفاہی کاموں کے تذکروں سے بھرے پڑے ہیں۔

اگر ہم خدمت خلق اور بین الانسانی فلاح وبہبود کے متعلق آپ ﷺ کی تعلیمات پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ، میثاقِ مدینہ اور خطبۂ حجۃ الوداع دنیا میں ایسی مثالیں ہیں جو حقوق انسانی کی نہایت ہی جامع ترین، ہمہ گیر اور عالمی و دائمی منشور کی حیثیت رکھتیں ہیں اور جو انسانیت کی بقا، صلح و امن اور محبت وبھائی چارے کی ضامن ہیں اور جن کی مثال دنیا کا کوئی مذہب یا مکتب فکر، مفکرینِ عالم اور ریفارمرس نہ ماضی میں پیش کرسکے ہیں اور نہ آئندہ پیش کرسکیں گے۔ اور خطبۂ حجۃ الوداع اور میثاق مدینہ میں رسالت مآب ﷺ کی طرف سے پیش کی گئی یہی وہ تعلیمات تھیں جن سے متأثر ہو کرایک دنیا کی دنیا حلقہ بگوش اسلام ہوئی۔

خدمت خلق کے لیے خلوص نیت کی اہمت

نیکی اور خدمت کے بہت سارے کام ہیں،اگر ان کی اہمیت ،فضیلت اور اس پر اللہ نے جو اجر رکھا ہے لوگوں کو معلوم ہو جائے تولوگ دل کھول کر خرچ کریں۔ لیکن یہ سارے کام تبھی درست اور باعث اجر وثواب ہوں گے جب آدمی کی نیت خالص ہو کوئی اور غرض وغایت نہ ہو ،کوئی دنیوی مفاد پیش نظر نہ ہو۔انسان کو اس کے کام کا اجر وثواب صرف اسی صورت میں مل سکتا ہے جب وہ کہے ہم تو تمھیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ کوئی شکریہ ،ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے ،جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہو گا۔

اگر ہماری نیت اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ جو کچھ ہم خدمت کر تے ہیں ،کھانا کھلا تے ہیں ،لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں ،کسی کا دل نہیں دکھاتے یہ صرف اللہ کی رضا اور آخرت میں نجات کے لیے ہے تواس پر اجر ہے اور دوسرے فوائد بھی کئی گنا حاصل ہوں گے۔لیکن نیت یہ نہ ہو تو آپ بیٹھ کر بار بار اس بات کا رونا روتے رہیں کہ ہم نے اتنا کام کیا اس کے باوجود لوگ ہمیں نہیں مانتے، ہماری نہیں سنتے تو یہ سب چیزیں نیت کی خرابی کا نتیجہ ہیں۔ ہمارے ذہن میں ہونا چاہیے کہ یہ سارا کام جو ہم کر رہے ہیں یہ بندوں کے لیے نہیں بلکہ اللہ کے لیے ہے ،اللہ کے ہم بندے ہیں اورہم پریہ اللہ کا حق ہے۔ایک لمبی حدیث میں اس کا بہت اچھا نقشہ کھینچا گیا ہے جس میں ہے کہ قیامت کے روز اللہ بندے سے پو چھے گا کہ میں بھوکا تھا ،پیا سا تھا، بے

لباس تھا توتو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا ،پانی نہیں پلایا ،کپڑا نہیں پہنایا اور بندہ حیرت سے کہے گا یا اللہ توتو سب کا پرور دگار ہے تو کیسے بھوکا رہ سکتا ہے ،تو کیسے پیاسا رہ سکتا ہے تو بے لباس کیسے رہ سکتا ہے اس پر اللہ کہے گا میرا فلاں بندہ بھوکا تھا، پیاسا تھا، بے لباس تھا، اگر تو اسے کھلاتا، پلاتا، کپڑے پہناتا تو آج اس کا اجر یہاں پاتا۔

قدرتی آفات کے وقت خدمت خلق کی اہمیت

خدمت خلق کی اہمیت اس وقت اور زیادہ ہوجاتی ہے جب کسی علاقہ میں کوئی قدرتی آفت یا طوفان آجائے یا کہیں کوئی حادثہ ہوجائے۔ایسی صورت میں ان لوگوں کو فوری مدد و تعاون کی ضرورت ہوتی ہے۔اور خوب زیادہ خدمت کا موقع بھی رہتا ہے۔لہذا ان حالات کو غنیمت جانتے ہوئے ان جگہوں پر پہونچ کے مصیبت زدہ لوگوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی جاسکتی ہے اور بہت زیادہ اجر و ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

یہاں یہ چیز قابل ذکر ہے کہ خدمت خلق صرف مال و دولت کے ذریعہ نہیں ہوتا ہے۔ہاں جہاں مال و دولت خرچ کرنے کی ضرورت ہو وہاں مال خرچ کرنا ہی افضل ہے۔اور یہ عمل صرف مالداروں کے لیے خاص نہیں ہے بلکہ ایک فقیر سے فقیر آدمی بھی یہ کام کر سکتا ہے۔جیسا کہ خدمت خلق کے تحت ذکر کیے گئے کاموں سے واضح ہے۔

خدمت خلق کا کام اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ جب ہم اس کام کے ذریعے انسانیت کے لیے اللہ کے نبی ﷺ کی طرح رحمت بن جائیں گے تو اس وقت ہمارے وہ خواب بھی پورے ہوں گے جو ہم دنیا میں دین کے غلبے اور اس کی اقامت کے لیے دیکھتے ہیں۔ انشا اللہ۔

فرقہ پرستی اور اخلاقی بحران کے اس دور میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ سماج کے بااثر افراد، تنظیمیں اور ادارے خدمت خلق کے میدان میں آگے آئیں، دنیا کو اپنے عمل سے انسانیت کا بھولا ہوا سبق یاد دلائیں، نصاب تعلیم میں اخلاقیات کو بنیادی اہمیت دی جائے، تاکہ نئی نسلوں میں بھی خدمت خلق کا جذبہ پروان چڑھے، خدمت خلق صرف دلوں کے فتح کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اسلام کی اشاعت کا موثر ہتھیار بھی ہے۔

باب سوم

خدمت خلق قرآن کی روشنی میں

قرآن میں جگہ جگہ ایمان لانے والوں کے جن اہم صفات کا ذکر کیا گیا ہے اس میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ،یتیموں کی دیکھ بھال کرنا ،مسکینوں کو کھانا کھلانا بھی شامل ہے۔اور ان صفات کو نہ اپنانے پر بھڑکتی آگ کی وعید سنائی گئی ہے۔

باب دوم

خدمت خلق

حدیثوں کی روشنی میں

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنی پوری زندگی دوسروں کی خدمت میں گذاری ،آپ کی دعوت میں مخلوقات کی خدمت پر بہت زور ملتا ہے۔قربان جایئے اس نبی ﷺ کی ذات پر جس نے عالم انسانیت کی خدمت میں اپنی ساری زندگی گزار دی اور ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ان کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

جب آپ نے پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی اس وقت اپنے پہلے خطبے میں ارشاد فرمایا:

افشواالسلام، واطعمواالطعام وصلواالارحام وصلوا والناس نیام ،تدخلوا الجنہ بسلام۔

سلام کو عام کرو، کھانا کھلا ،صلہ رحمی کرو، راتوں کو قیام کرو، اپنے اس رویے کے نتیجے میں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاگے۔

خدمت خلق کرنے والے کے لیے
اللہ دنیا وآخرت میں آسانیاں پیدا فرمالیے گا

حدیث-1: حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی پریشانی دور کرے گا اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمالیے گا اور جو تنگ دست کے لیے آسانی مہیا کرے گا اللہ پاک دنیا وآخرت میں اس کے لیے آسانیاں پیدا فرمالیے گا اور جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ پاک دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمالیے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ پاک بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السترۃ علی المسلم، رقم ۱۹۳۷، ج ۳، ص ۳۷۳)

خدمت خلق کرنے والوں کو
اللہ قیامت کی ہولناکیوں سے دور رکھے گا

حدیث-2: حضرتِ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے قید کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ پاک قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمالے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمالے گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۰، ص ۱۳۹۴)

خدمت خلق دس سال کے اعتکاف سے بہتر

حدیث-3: حضرتِ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلے اس کا یہ عمل اس کے لیے دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لیے ایک دن اعتکاف کرے اللہ پاک اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرمادیتا ہے اور ان میں سے دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے۔"

ایک روایت میں ہے کہ "تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لیے چلے تو یہ عمل میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی شریف علی صاحبھا الصلوۃ والسلام) میں دو مہینے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین .. الخ رقم ۸، ج ۳، ص ۲۶۳)

خدمت خلق کرنے والے کی اللہ حاجت پوری کرتا ہے

حدیث-4: حضرتِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۲۳، ج ۸، ص ۳۵۳)

خدمت خلق کرنے والے اللہ کی خاص نعمتیں پاتے ہیں

حدیث-5: حضرتِ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ پاک نے کچھ قوموں کو بعض نعمتیں عطا کی ہیں جنھیں وہ اس وقت تک ان کے پاس رکھتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں اور جب وہ انھیں مسلمانوں پر خرچ نہیں کرتے تو اللہ پاک وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل فرما دیتا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۳، ج۸، ص ۳۵۱)

خدمت خلق نہ کرنے والے
اللہ کی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں

حدیث-6: حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ پاک کی کچھ ایسی قومیں ہیں جنھیں اس نے بندوں کے فائدے کے لیے بعض نعمتوں کے ساتھ مختص فرما دیا ہے وہ انھیں اس حال پر اس وقت تک برقرار رکھتا ہے جب تک وہ ان نعمتو ں کو لوگوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ان نعمتوں کو لوگوں سے روک لیتے ہیں تو اللہ پاک وہ نعمتیں ان سے موقوف فرما کر دوسروں کو دے دیتا ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۴، ج۸، ص ۳۵۱)

خدمت خلق کرنے والے
عذاب سے محفوظ رہیں گے

حدیث-7: حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"اللہ پاک کی مخلوق میں سے چند لوگ ایسے ہیں جنھیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے پیدا کیاہے لوگ اپنی حاجتوں میں ان کی طرف فریاد کرتے ہیں، بے شک وہی لوگ عذاب سے امن والے ہیں۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۰، ج۸، ص ۳۵۰)

خدمت خلق کرنے والے کے لیے پچھتر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں

حدیث-8: حضرتِ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جو اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک حاجت روائی کرتا رہے اللہ پاک پچھتر ہزار (75000) ملائکہ کے ذریعے اس پر سایہ فرماتاہے وہ اس کے لیے استغفار اور دعا کرتے ہیں ،اگر صبح کو حاجت روائی کی تو شام تک اور اگر شام کو حاجت روائی کی تو صبح تک اور وہ جو بھی قدم اٹھاتاہے اللہ پاک اس کا ایک گناہ معاف فرماتاہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتاہے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، رقم ۹، ج۳ ص ۲۶۳)

خدمت خلق کرنے والے

پل صراط پر ثابت قدم رہیں گے

حضرتِ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جس نے کسی بندے کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اسے اس دن ایسی جگہ پر ثابت قدمی عطا فرمالیے گا جس دن قدم پھسلیں گے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۱۰، ج ۳، ص ۲۶۳)

خدمت خلق کرنے والے کے لیے شفاعت کا پروانہ

حدیث-9: حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"قیامت کے دن لوگوں کو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر جب اہلِ جنت وہاں سے گذریں گے تو ان میں سے ایک شخص ایک جہنمی کے پاس سے گذرے گا تو وہ جہنمی کہے گا:" اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟" پھر وہ اس شخص کے لیے شفاعت کرے گا۔ پھر اس شخص کا گزر دوسرے جہنمی کے قریب سے ہو گا تو وہ اس سے کہے گا،" کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ جب میں نے تجھے وضو کے لیے پانی دیا تھا؟" تو وہ اس کے لیے بھی شفاعت کرے گا۔ پھر اس کا گزر تیسرے شخص کے قریب سے ہو گا تو وہ اس سے کہے گا

،"اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھے فلاں کی حاجت روائی کے لیے بھیجا تھا تو میں تیری وجہ سے چلا گیا تھا۔" تو وہ اسکی بھی شفاعت کرے گا۔

(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقۃ الماء، رقم ۳۶۸۵، ج ۴، ص ۱۹۶)

خدمت خلق کرنے والا گناہوں سے پاک وصاف

حدیث-10: حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلتا ہے اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لیے ستر نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین.. الخ، رقم ۱۳، ج ۳، ص ۲۶۴)

خدمت خلق کرنے والوں کی اللہ پل صراط پر مدد فرمالیے گا

حدیث-11: اُم المومنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی جائز فریاد بادشاہ تک پہنچانے کے لیے یا کسی تنگ دست کو مہلت دلانے کے لیے جاتا ہے اللہ پاک اس دن پل صراط کو عبور کرنے میں اس کی مدد فرمالیے گا جب لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین..الخ، رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۶۵)

خدمت خلق بہترین صدقہ ہے

حدیث-12: حضرتِ ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"ہر مسلمان پر ایک صدقہ ہے۔" عرض کی گئ: "اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو؟" فرمایا: "وہ اپنے ہاتھ سے کمالیے، خود کو نفع پہنچالیے اور دوسروں پر صدقہ بھی کرے۔" عرض کی گئ: "اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟" فرمایا: "کسی مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔" عرض کی گئ: "اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟" فرمایا: "تو وہ نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔" عرض کی گئ: "اگر ایسا نہ کرسکے تو؟" فرمایا: "شر سے بچتا رہے کیوں کہ یہ بھی صدقہ ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ،،، الخ، رقم ۱۰۰۸، ص ۵۰۴)

خدمت خلق کرنے والوں کو

اللہ قیامت کے دن خوش کر دے گا

حدیث-13: حضرتِ اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ فرمایا:

"جو اپنے مسلمان بھائی سے اس کی پسندیدہ حالت میں ملے اللہ پاک قیامت کے دن اسے خوش کر دے گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین.. الخ، رقم ۱۷، ج ۳، ص ۲۶۵)

خدمت خلق کی بہترین مثال
ستر پوشی اور شکم سیری

حدیث-14: حضرتِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا سب سے افضل عمل ہے خواہ تو اس کی ستر پوشی کرنے کے لیے کپڑے پہنا لیے یا اس کی بھوک دور کرنے کے لیے اسے شکم سیر کر دے یا اس کی کوئی حاجت پوری کر دے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین.. الخ، رقم ۱۹، ج ۳، ص ۲۶۵)

خدمت خلق سب سے افضل عمل

حدیث-15: حضرتِ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔"

(المعجم الکبیر، رقم ۱۱۰۷۹، ج ۱۱، ص ۵۹)

خدمت خلق کرنے والوں کو اللہ جنت میں بلند مقام دے گا

حدیث-16: حضرتِ ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ فرمایا:

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی جائز فریاد سلطان تک پہنچائی یا اس کے دل میں خوشی داخل کی اللہ پاک اسے جنت میں بلند مقام عطا فرمالیے گا۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۱، ج ۸، ص ۳۵۰)

خدمت خلق کرنے والوں کی مغفرت واجب

حدیث-17: حضرتِ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ فرمایا:

"تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔"

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۹، ج۸، ص ۳۵۲)

خدمت خلق کرنے والا
پل صراط پر ثابت قدم رہے گا

حدیث-18: حضرتِ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی:

"یارسول اللہ !لوگوں میں اللہ پاک کا پسندیدہ شخص کون ہے؟" فرمایا:"اللہ پاک کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہو اور اللہ پاک کا سب سے پسندیدہ عمل وہ سُرُور یعنی خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کے دل میں داخل کرے خواہ تُو اس کی پریشانی دور کرے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی بھوک مٹا لیے اور اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلنا مجھے اپنی اس مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے اور جس نے اپنا غصہ پی لیا حالاں کہ وہ اسے نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک اس کے ساتھ رہے اللہ پاک اس دن اسے ثابت قدمی عطا فرما لیے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین، رقم ۲۲، ج۳، ص ۲۶۵)

خدمت خلق کرنے والے پر جنت واجب

حدیث-19: ام المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

"جس نے مسلمانوں کے کسی گھر میں خوشی داخل کی اللہ پاک اس کے لیے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہو گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، وغیرھا، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلین..الخ، رقم ۲۱، ج۳، ص۲۶۵)

خدمت خلق کی انوکھی جزا

حدیث-20: حضرتِ جعفر بن محمد اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ فرمایا:

"جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ پاک کی عبادت اور توحید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے، "کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟" وہ کہتا ہے کہ "تو کون ہے؟" تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ "میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لیے تیرے رب پاک کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔"

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۲۳، ج ۳، ص ۲٦٦)

ان آیات و احادیث سے معلوم ہوا کہ دین میں خدمت خلق کا کتنا جامع تصور موجود ہے۔اس کی عکاسی انسان کی پوری زندگی ،سوچ ،ذہن،دل ودماغ سے ہونی چاہیے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آدمی ایک شعبہ قائم کر لے اور مطمئن ہو جائے کہ اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ہر صاحب ایمان کو دل کی گہرائیوں سے اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کیا وہ ان خدمات کو انجام دے رہا ہے۔

باب سوم
خدمت خلق
فرامین مخدوم جہاں کی روشنی میں

فرمان-1
زندگی وہ جو دوسروں کے کام آئے

"اے بھائی! اس اندھیری دنیا میں اپنے قلم، زبان، مال اور مرتبے سے جہاں تک ہو سکے ضرورت مندوں کو راحت پہنچاؤ، برادر عزیز کے مقام میں روزہ، نماز اور نوافل جو بھی ہیں اچھے ہیں لیکن لوگوں کے دلوں کو راحت و آرام پہنچانے سے زیادہ فائدہ مند کام اور کوئی نہیں۔"

ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا

منقول ہے کہ خواجہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے کہا: فلاں بادشاہ تمام رات نماز میں کھڑا رہتا ہے۔ فرمایا: اس نے اپنا کام چھوڑ دیا ہے اور دوسروں کے کاموں کو اختیار کیا ہے۔ لوگوں نے کہا اسے ذرا تفصیل سے کہا جائے۔ فرمایا: اس کا کام بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑا پہنانا اور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا ہے۔ رات بھر نماز اور ہر روز روزہ یہ دوسروں کا کام ہے اس کا نہیں۔ اسی کو کہا ہے ؎

نیست دنیا بد اگر کاری کنی
بد شود گر عزم دنیاوی کنی
تخم امروزینہ فردا بر دہد
ورنہ کارے اے دریغا بر دہد

(یعنی دنیا بری نہیں ہے اگر تم اس دنیاوی دولت سے اچھے کام کرو۔ بری اس وقت ہو جاتی ہے جب تم اس سے خزانہ بھرنے کا قصد کرتے ہو۔ آج کی تخم ریزی سے کل پھل ملے گا اور اگر تو بیج نہیں بوتا تو پھل کیا ہوگا)

مانگنے سے پہلے دینا

"اور اگر تم کسی کو کچھ دو تو کوشش کرو کہ سوال کرنے سے قبل دو۔ اہل معرفت اور اہل مروت کا قول ہے:

السوال وان اقل ثمن النوال ان اجل

سوال تھوڑا بھی عنایت کی قیمت بن جاتا ہے چاہے عنایت بڑی کیوں نہ ہو۔

یعنی امداد تھوڑی ہو یا زیادہ ہو یا زیادہ سوال اس کی قیمت بن جاتا ہے اگرچہ کتنا ہی زیادہ دے۔ سمجھے کہ کچھ بھی نہیں دیا۔ اس لیے کہ دنیا لاشَے ہے (دنیا کوئی چیز نہیں)

اپنا سب کچھ ضرورت مندوں میں لٹا دینا

"امام شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر ساری دنیا میری ملک ہو جائے تو ان سب کا ایک لقمہ بنا کر میں کسی بھوکے کے منہ میں رکھ دوں پھر بھی مجھے اس پر ترس آئے۔

ملک دنیا را کہ بنیادے نہند

گر ہ بس عالی ست بربادے نہند

مال و ملک ایں جہاں جز ہیچ نیست

گر ہمہ یابی چو من ہم ہیچ نیست

(دنیا کی ملک و عمارت کی بنیاد جو رکھتے ہیں وہ کتنی ہی عالی شان کیوں نہ ہو اس کی بنیاد ہوا پر رکھی ہے اس دنیا کی دولت اور اس کی ملکیت سوالیے الجھن و جھنجھٹ کے اور کچھ نہیں اور تو سب کچھ پالے جب بھی مری کچھ بھی نہیں۔)"

(مکتوبات دو صدی، مکتوب نمبر:47، صفحہ: نمبر 238،237)

زبان وقلم اور روپے پیسوں سے خلق خدا کی خدمت کرو

اے بھائی! الدنیا مزرعة الآخرة (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) جہاں تک ممکن ہو آخرت کی کمائی کرنے میں مشغول ہونا چاہیے۔ اپنے ہاتھ، زبان اور قلم و کاغذ اور اپنے نقد و جنس سے لوگوں کے دلوں کو خوش کریں، راحت و آرام پہنچائیں اور اس عمل کو ایک عظیم کام جانیں۔ دنیا کے عیوب، اس کی آفتیں اتنی زیادہ ہیں کہ جلد کی جلد سیاہ کی جائیں تو بھی اس کے دسویں حصے کا دسواں حصہ بیان نہ ہو سکے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسی دنیا میں اس کا ایک ہنر بھی ہے کہ یہ مزرعۂ آخرت ہے یعنی آخرت کمانے کی جگہ ہے۔"

اللہ تک پہنچنے کے لیے خدمت خلق سے بڑھ کر کوئی راہ نہیں

"ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا: حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچنے کی راہ کتنی ہے؟ انھوں نے فرمایا: موجودات میں جتنے ذرے ہیں ان میں سے ہر ایک ذرے کی مقدار میں اللہ پاک تک پہنچنے کی راہ ہے۔ کوئی راہ لوگوں کی دل جوئی کرنے والوں کو خوش کرنے سے زیادہ فائدہ مند اور نزدیک تر نہیں ہے اور میں نے اسی راہ سے خدا کو پایا اور اپنے مریدوں کو اسی کی وصیت کرتا ہوں۔"

ایک ضرورت کے بدلے ستر پوری ہوں گی

"اے بھائی! شریعت کا حکم ہے:

من قضى لاخيه المسلم حاجت قضى الله له سبعين حاجة

(یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایک حاجت پوری کرے اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے۔)"

ضرورت مند کو کپڑے پہنانے کا ثواب

وقال علیه السلام: من کسی مومنا کسی الله یوم القیامة الف حلة وقضی الله له الف حاجة و کتب الله له عبادة سنة و غفر الله ذنوبه کلها وان اکثر من نجوم السماء واعطاه الله لکل شعرة علی جسده نورا ونفع الله عنه عذاب القبر و کتب الله براءة من النار وجزاء علی الصراط واماما من الشدائد۔

(یعنی فرمایا حضور ﷺ نے: جو شخص کسی ایک مومن کو کپڑا پہناتا ہے قیامت میں اللہ پاک اسے ہزار جوڑے عنایت کرے گا، اس کی ہزار ضرورتیں پوری ہوں گی، ایک سال کی عبادت کا ثواب اسے ملے گا، آسمان کے ستاروں کی گنتی سے زیادہ اگر اس کے گنوہ ہوں گے تو وہ معاف کر دیے جائیں گے، دوزخ کے عذاب سے اس کو چھٹکارا مل جائے گا، پل صراط سے بے خدشہ گذر جائے گا، روز قیامت کی سختیوں سے نجات مل جائے گی۔)

خدمت خلق نوافل سے بڑھ کر ہے

یہ دولت نفل نمازوں، نفل روزوں میں کہاں ہے، یہی بات ہے کہ ایک دفعہ ایک بزرگ سے لوگوں نے کہا کہ اس ملک کا بادشاہ شب بیداری کرتا ہے اور رات بھر نفل نمازیں پڑھا کرتا ہے، انھوں نے فرمایا: بے چارے نے اپنی راہ کھو دی ہے اور دوسروں کی راہ اختیار کر لی ہے۔ لوگوں نے سوال کیا حضرت! یہ کیسے؟ اس کے خدا تک پہنچنے کی یہ راہ ہے کہ وہ اپنی دولت اور

انواع واقسام کی نعمتوں سے بھوکوں کو کھانا کھلا لیے، ننگوں کو کپڑے پہنا لیے، برباد و پریشاں دلوں کو شاد و آباد کرے، حاجت مندوں کی حاجت بر آری کرے، نفل نمازوں کی مشغولی اور شب بیداری درویشوں، فقیروں کا کام ہے، ہر شخص کو اپنے مناسب کام کرنا چاہیے۔

خدمت خلق شب بیداری سے بہتر

"اے بھائی! اگر شکستہ دل کو پاؤ اور اس ایک دل کو تم نے شاد و آباد کر دیا یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم رات بھر شب بیداری کرو۔ اس لیے کہ کسی بھی ٹوٹی ہوئی چیز کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے، لیکن دل وہ ہے کہ جتنا زیادہ ٹوٹا ہوا ہو، چور اتنا ہی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔"

اللہ شکستہ دلوں کے قریب ہے

"منقول ہے کہ جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں کہا: الٰہی! تجھے کہاں ڈھونڈوں؟ جواب ملا: 'عندالمنکسرت القلوب لاجلی' (یعنی ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس تلاش کرو) عرض کی: آج میرے دل سے زیادہ کوئی دل شکستہ نہیں ہے۔ جواب ملا: میں اسی جگہ ہوں۔"

حضرت رابعہ بصری کی عزت و مرتبت کا سبب

اور اے بھائی! آخر یہ تو تم نے سنا ہے کہ حضرت رابعہ بصری کو اس درجہ نعمت و دولت جو نصیب ہوئی وہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے کے سبب ہوئی، لیکن اس امر میں کوشش کرنا چاہیے کہ جو بھی کسی کو دے وہ بے طلب دے، اس لیے کہ فرمایا گیا ہے:

السوال وان اقل ثمن النوال ان اجل

(سوال تھوڑا بھی عنایت کی قیمت بن جاتا ہے چاہے عنایت بڑی کیوں نہ ہو)

اور جس قدر اور جتنا زیادہ کسی کو دے تو اسے بہت قلیل جانے، اس لیے کہ ساری دنیا ہی بہت قلیل ہے۔

جیسا کہ امام شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے اگر ساری دنیا کی دولت ہمارے قبضے میں ہو تو سب کا ایک لقمہ بنا کر کسی ایک فقیر کے منہ میں ڈال دوں پھر بھی مجھے اس پر شفقت آئے۔ (یعنی اور دیتے کچھ نہ دیا۔)

(مکتوبات دوصدی، مکتوب نمبر72، صفحہ:308-310)

خدمت خلق کے فوائد

بھائی شمس الدین! اللہ پاک تمھیں اولیا کی خدمت میں بزرگی نصیب کرے۔ سنو! مرید کا ایک بڑا کام خدمت خلق کرنا ہے۔ خدمت کرنے میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اور کچھ ایسی خاصیتیں ہیں جو اور کسی عبادت میں نہیں ایک تو یہ ہے کہ نفس سرکش مر جاتا ہے اور بڑائی کا گھمنڈ دماغ سے نکل جاتا ہے، عاجزی اور تواضع آجاتی ہے۔ اچھے اخلاق، تہذیب اور آداب آجاتے ہیں۔ سنت اور طریقت کے علوم سکھاتی ہے۔ نفس کی گرانی اور ظلمت دور ہو کر روح سبک اور لطیف ہو جاتی ہے۔ آدمی کا ظاہر و باطن صاف اور روشن ہو جاتا ہے۔ یہ سب فائدے خدمت ہی کے لیے مخصوص ہیں۔

مریدوں کو خدمت خلق کی وصیت

ایک بزرگ سے پوچھا گیا کہ خدا تک پہنچنے کے لیے کتنے راستے ہیں؟ جواب دیا کہ موجودات عالم کا ہر ذرہ خدا تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے، مگر کوئی راہ نزدیک تر اور بہتر خلق خدا کو راحت پہنچانے سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور ہم تو اسی راستے پر چل کر اس منزل تک پہنچے ہیں اور اپنے مریدوں کو بھی اسی کی وصیت کرتے ہیں۔

خدمت خلق سے بہتر کوئی عبادت نہیں

"انھی بزرگوں کا کہا ہوا ہے کہ اس گروہ کے اوراد و وظائف اور عبادتیں اتنی ہیں جو بیان نہیں کی جا سکتیں، مگر کوئی عبادت افضل اور مفید تر خدمت خلق سے نہیں ہے۔"

خدمت خلق سب سے افضل صدقہ

چناں چہ حضرت پیغمبر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا:

"ای صدقة افضل قال خدمة عبد فی سبیل اللہ او ظل فسطاط او طروقة فحل فی سبیل اللہ۔"

(یعنی کون سا صدقہ زیادہ افضل ہے؟ فرمایا: بندے کی خدمت کرنا، یا سایے کی غرض سے خدا کے راستے میں شامیانہ لگانا، خیمے نصب کرنا، یا خدا کی راہ میں اونٹ یا کشتی دینا۔)

خدمت خلق کرنے والا
قائم اللیل اور صائم الدھر سے بہتر ہے

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا:

"الساعی علی الارملة والمساکین کالمجاهد فی سبیل الله او کالذی یصوم النهار و یقوم اللیل۔"

(بیوہ عورتوں کے کام میں دوڑنا اور غریبوں، مسکینوں کی خدمت بجالانا ایک مجاہد کی طرح ہے راہ خدا میں۔ یاان لوگوں کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو عبادت کرتے ہیں۔)

قوم کی ضرورت کے مطابق خدمت کریں

خدمت کے لیے شرطیں ہیں وہ یہ کہ اپنی آرزو اور اپنا تصرف بالکل چھوڑ دے اور قوم و جماعت کا جو مقصد ہو ویسا ہی کرے۔ مسافر یا مقیم جو جو بھی ہوں ان کی طبیعت کے رجحان کے مطابق کام کرے تاکہ انھیں فراغت دل حاصل ہو اور بے فکر ہو کر اپنے اوقات اوراد و وظائف میں گذاریں اور فارغ البال ہو کر اپنے معمولات میں مشغول رہ سکیں۔ ان کو جو کچھ بھی مجاہدہ اور ریاضت سے حاصل ہو گا اس کو اسی خدمت سے سب فائدے ہوں گے۔

اچھے کام کے لیے مدد کریں

اے بھائی!

"من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله"

جس نے کسی اچھے کام کے لیے مدد کی تو اس کا اجر بھی اس کام کے کرنے والے کے برابر ملے گا۔

یہ خانقاہیں، مسافر خانے اور اوقاف اسی کام کے لیے بنالیے گئے ہیں۔

خدمت خلق کو مقدم رکھیں

دوسری شرط یہ ہے کہ خود کو مالک و مختار نہ سمجھے۔ جو کچھ اس کے پاس ہے، یہ سمجھے کہ وہ انھی لوگوں کا کام ہے، یہاں تک کہ اپنی ذات، مال، مراد اور اپنی خواہشات کو ان کے لیے لٹادے اپنے ہر کام پر ان کی ضرورتوں کو مقدم سمجھے، ان سے کوئی چیز دریغ نہ رکھے۔ البتہ جو چیزیں کہ خدا نے حرام کردی ہیں، اور جس چیز کی اس سے درخواست کریں فورا بجالالیے۔ اگرچہ اس کے لیے مزدوری کرنا پڑے تو مزدوری کرنے سے بھی جان نہ چرالیے تاکہ ان کا کام پورا ہو جائے۔ اور ان کے ساتھ اس کا برتاو ایسا ہو جیسا ایک غلام اپنے مالک کے ساتھ کرتا ہے۔ اگر وہ سختی بھی کریں تو اس کی برداشت واجب سمجھے اور ہمیشہ ان کے رمز و اشارے کی باتوں کا لحاظ رکھے۔ اگر کوئی خرابی بھی دیکھے تو بغیر ان کی تحریک کے درست کردے۔

خدمت خلق نیت دلی کے ساتھ کرو

اور یہ شرط بھی ہے کہ جو جو کام خلق اللہ کے لیے نیک دلی اور ہنسی خوشی کے ساتھ کرے تاکہ توفیق خیر کا مستحق ہو، اور ان کاموں کی انجام دہی پر شکر حق بجالالیے۔

نوجوان خدمت خلق سے جان نہ چرائیں

اور جو کچھ اس سے ممکن ہو جماعت و ملت کے لیے نیکیاں کرتا جائے، اور اگر کوئی دقیقہ فروگذاشت ہو جائے تو پشیماں ہو اور تاوان ادا کرے۔ خدمتیں بے شمار ہیں اور مقصود یہ ہے کہ جوَان افراد کسی طرح بھی خدمت سے جان نہ چرائیں۔

خدمت خلق کا ایک کام
سو رکعت نفل نماز سے بہتر

شیخ ابو العباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جو مرید ایک کام کرنے کے واسطے کھڑا ہو گا اس کے لیے یہ کام نماز نفل کی سو رکعتوں سے زیادہ مفید و بہتر ہے۔

یہ لوگ ہر ایک شخص کی خدمت اور پیروں کی صحبت اور اہلیت و ریاضت و تربیت کا زیادہ سے زیادہ اعتبار کرتے ہیں اور نسبت و نسب کا کوئی خیال نہیں کرتے، البتہ آل اطہار رسول اللہ ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں اور مشائخ زادے بھی۔ کیوں کہ یہ نسب کے اعتبار سے لائق احترام ہیں۔

جیسا کہا ہے:

نسب الرجل دینه وحسبه تقواه۔

(نسب آدمی کا دین اور پرہیز گاری اس کا مشرب ہے۔)

اپنی حیثیت کے مطابق
خلق خدا کی خدمت کرو

جس طرح صاحب مال پر واجب ہے کہ زکات نکال کر فقرا کو دے اور علما کے لیے لازم ہے کہ طلبہ کو پڑھائیں، علم سکھائیں اور اپنے علم کی زکات دیں۔ اسی طرح راہ طریقت میں مبتدی

مرید پر واجب ہے کہ اپنی خدمت کے ذریعہ غیروں کو راحت و آرام پہنچالیے۔ مسلمان بھائیوں کی امداد اور اپنے سے بڑوں کی خدمت انجام دے۔

خدمت خلق ریاکاری سے پاک ہو

خدمت کرنے کا صلہ، ثمرہ اور فائدہ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب خدمت بے غرض، بے منت اور بے ریا ہو۔

خدمت کروانے کی بجائے خدمت کرو

پس جو مرید خود خدمت نہیں کرتا بلکہ دوسروں سے خدمت لینے کی آرزو کرتا ہے وہ کاہل ہو جاتا ہے اور لوگوں کے دلوں پر گراں گذرتا ہے اور بوجھ بن جاتا ہے۔ دل کی یہ گرانی اور بوجھ جان کے لیے تپ ہے، اس لیے لوگ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں، اور یہ اس کے حق میں سراسر نقصان اور خرابی کا باعث ہے اور کاربر آری کی امید کم ہو جاتی ہے۔

خدمت خلق کی بہترین مثال

حضرت پیغمبر محمد ﷺ نے صحابہ اور امت کی تعلیم کی غرض سے نہایت لطیف پیرایے میں اس کو سمجھایا ہے کہ کسی وقت ایک کٹورا دودھ کا حضور ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے اٹھ کر اپنے دست مبارک میں لیا اور فقرا و صحابہ میں تقسیم فرمادیا، اور جو کچھ بچ رہا خود پی لیا۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ حضور نے اپنے سے شروع کیوں نہ فرمایا؟ آپ نے جواب دیا کہ ایسا نہیں چاہیے کہ

"ساقی القوم آخرهم شربا"

قوم کو پلانے والا خود آخر میں پیتا ہے۔

قوم کا خادم ہی قوم کا سردار ہوتا ہے

اس گروہ (صوفیہ) میں مشہور ہے جو زیادہ خدمت کرتا ہے وہ زیادہ بزرگ اور پیارا ہوتا ہے، دلوں میں خوش آئند اور آنکھیں اس کی طرف مائل رہتی ہیں کہ

"سيد القوم خادمهم"

قوم کا سردار وہی ہے جو ان کی خدمت کرتا ہے۔

قوم کی خدمت کرکے قوم کے سردار بن گئے

عرب کے ایک بزرگ سے پوچھا گیا:

"بم سدت قال خدمت فسدت"

تم کیسے سردار بن گئے؟ انھوں نے کہا: میں نے لوگوں کی خدمت کی اور سردار ہو گیا۔

حضرت صدیق اکبر نے خدمت کرکے خلافت پائی

کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جو منصب خلافت پایا اور اتنی بڑی دولت ملی وہ ہمیشہ خدمت میں کمربستہ رہنے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

خدمت کرکے مخدوم ہوگئے

ابتدا میں ہر ایک بزرگ کے ساتھ یہی ہوا کیا ہے کہ وہ ہر وقت خدمت کے لیے ایک پاؤں پر کھڑے رہے ہیں یہاں تک کہ آخر میں خود مخدوم ہو گئے۔ خدمت کے ثمرے اتنے ہیں کہ بیان نہیں کیے جاسکتے۔ تم سے جہاں تک ہو سکے غنیمت سمجھو اور امیدوار رہو۔

اللہ جسے توفیق دے

اے بھائی! احکام خداوندی انسان کے فہم و ادراک سے بالاتر ہیں۔ کنعان حضرت نوح علیہ السلام کا فرزند تھا۔ وہ کشتی میں نہیں بٹھایا گیا اور شیطان ملعون کے لیے راستہ ہو جائے یہ جائز ہے کہ یہ باتیں بادشاہ سے تو نہ کہی جائیں مگر ایک پاسبان سے بیان کی جائیں۔ تم نہیں دیکھتے کہ فرعون سے تو نہ کہا لیکن اسی گھر میں ایک بڑھیا سے کہہ دیا۔ اس کی نگاہیں جو تمھاری طرف اٹھا کرتی ہیں اور اتنی مہربانیوں اور کرم کی بوچھار ہوتی رہتی ہے وہ اپنے علم پاک کی رو سے نظر کرتا ہے تمھارے گندے اعمال کی رو سے نہیں ہے۔

کرامت انسانی کا سبب

اہل سنت کا مذہب کہتا ہے کہ خدا کی نوازش و کرم کی کوئی حد نہیں۔ سارا عالم اٹھا مگر کوئی اس کے انعام و اکرام کے اسرار تک نہ پہنچا کہ آخر اس خاک کے پتلے پر اتنا کرم کیوں ہے؟ کل جب قیامت آئے گی سب لوگ حشر کے میدان میں بلا لیے جائیں گے، غیب سے ایک آواز سنائی دے گی کہ سب خاک ہو جاؤ۔ فرشتوں کو حکم ہو گا کہ تم عرش کے گرد جمع ہو جاؤ۔ تمھیں حلۂ بہشتی سے کوئی کام نہیں اور نہ دوزخ کی بیڑیوں سے کوئی سروکار۔ تم مقام معلوم سے دیکھتے رہو کہ اس مشت خاک کے ساتھ ہمارے کیا کیا معاملے ہیں؟ اسی معنی کو دیکھ کر کہا ہے کہ اگر یہ خاکی نہ

ہوتا تو یہ باتیں بھی نہ ہوتیں اور نہ یہ سوز و گداز و درد و تپش ہوتی بہشت اتنی نعمتوں اور کرامتوں کے ساتھ اس خاکی پر نچھاور اور غلمان و حوروں کو لیے ہوئے رضوان اس کے جشن وصال کے شادیانے گاتا ہے۔

حضرت انسان کے لیے عطا و بخشش

اور یہ جو تم نے سنا کہ ازل میں یہ خاکی اس وقت بھی موجود تھا۔ یہاں تک کہ خاک پیدا کی اور اپنی نوازش و کرم سے اس خاکی کا کل سامان مہیا کیا۔ ابھی پینے والا نہ تھا کہ شراب بنائی۔ سر نہ تھا مگر اس کے لیے تاج آراستہ کیا۔ چلنے والا پاؤں نہ تھا مگر راستہ صاف اور ستھرا کر دیا۔ دل نہ تھا مگر نگاہیں اس پر اٹھا دیں۔ گناہوں کا وجود نہ تھا مگر رحمت و مغفرت کے خزانے بھر دیے اور طاعت و بندگی کا کہیں نام و نشان نہ تھا مگر گلزار فردوس کو دلکش بہاروں سے آراستہ کر دیا۔

"العناية قبل الماء والطين"

کرم و نوازش کا یہ سارا اہتمام خمیر گوندھنے سے پیش تر ہی کر دیا گیا۔

(مکتوبات صدی، مکتوب نمبر:71، صفحہ نمبر:449-453)

اختتامیہ

آج موجودہ حالات میں اس بات کی بہت سخت ضرورت ہے کہ وہ تمام افراد، مکاتب فکر، جماعتیں اور تنظیمیں جو کسی نہ کسی سطح پر اور کسی نہ کسی حوالے سے

مذہبی، دعوتی، تبلیغی اور تعلیمی وغیرہ خدمات انجام دے رہے ہیں، وہ لوگ خدمت خلق اور رفاہی میدان عمل میں رسالت مآب ﷺ کی سنت مبارکہ اور صحابہ کرام کے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر حالات کا شکار اور مسائل سے جوجھ رہی انسانیت کے دکھ درد کا مداویٰ کرنے ، ان کے زخموں پر مرہم رکھنے اور ان کے مصائب و مسائل کو حل کرنے کی بھی کوششیں کریں۔ اگر ایسا ہوا تو یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ انشاء اللہ بہت جلد اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ حالات اسلام کے حق میں ہوتے چلے جائیں گے۔

دردِدل کے لیے پیدا کیا انسان کو

ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

تو اب دیر کس بات کی اور انتظار کس چیز کا۔بسم اللہ کیجیے اور آج سے ہی شرع کر دیجیے اپنے حسب استطاعت کام اور کمایئے خوب زیادہ ثواب اور وہ بھی بہت سارے کام مفت میں کرکے۔ اسی کو کہتے ہیں آم کے آم اور گٹھلیوں کے بھی دام۔ ہوسکتا ہے اخلاص کے ذریعہ انجام دیا گیا آپ کا ایک معمولی سے معمولی کام بھی بخشش اور جنت میں داخلہ کا سبب بن جائے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کو اسلام کی اس اہم تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمالیے۔ آمین۔وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔